Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com

عاشق جن

سلیم اختر۔راولپنڈی

وفا شعار اور شوہر پرستی کی اپنی مثال آپ دوشیزہ جو کہ ایک ایک پل شوہر کے گن گاتی ہوئی وقت بیتاتی تھی لیکن ایک دن جب صبح کے وقت اس کی آنکھ کھلی تو حیران کن منظر سامنے آیا تھا

جسم و جاں پر ہیبت طاری کرتی ایک خوفناک جن کی دل دہلاتی تحیر انگیز حقیقت

اس دلچسپ مافوق الفطرت کہانی کو ایک برٹش رائٹر مسٹر فائیز نے اپنی یاد داشتوں پر مشتمل کتاب (BLACK DAYS) ''کالی یادوں'' میں کیا ہے۔ یہ کتاب 1922ء میں برمنگھم میں شائع ہوئی تھی۔ اس کتاب میں فائیز یوں لکھتا ہے۔

یہ 1910ء کی بات ہے جب میں برصغیر کے شہر مدراس کے علاقہ برٹش ٹاؤن کے ایک مکان میں رہائش کے لیے آیا تھا۔ رائٹر نے اپنی آمد کا مقصد یہ بیان کیا ہے کہ اس کی ٹرانسفر خانیوال شہر سے مدراس محکمہ تعلیم والوں نے اس لیے کردی تھی کہ میری جگہ خانیوال شہر میں ایک اور سینئر چیف سرویئر آف سکولز مسٹر لائپ آ گیا تھا۔ اس نے اپنا اثر ورسوخ چلا کر مجھے خانیوال سے اکھڑوا دیا تھا۔ میری مدراس ٹرانسفر ایک سرکاری حکم کے تحت ہوئی تھی۔ اس لیے میں نے اس کی تعمیل کی تھی۔ جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا

www.urdupalace.com

تھا کہ مدراس شہر کے علاقہ برٹش ٹاؤن کے جس مکان میں ٹھہرا ہوا تھا اس کی لوکیشن یہ تھی کہ یہ پانچ کمروں پر مشتمل تھا جبکہ اس کے اوپر والی منزل میں دو کمرے تھے۔

میں کنوارہ، اکیلا اور تنہائی پسند تھا۔ لہٰذا میں نے اپنی ضرورت کے تحت اس بڑے مکان میں صرف ایک چھوٹے سے کمرے کو اپنا مسکن بنا لیا تھا۔ اس کمرے میں اسٹڈی والی ٹیبل اور میرے سونے کا پلنگ موجود تھا۔ ساتھ ہی اٹیچ باتھ بنا ہوا تھا۔ میرا بنگالی خدمت گار جس کا نام کاسو بابا تھا۔ اسے میں نے صرف اپنی چاکری کے لیے رکھا ہوا تھا۔ میرے کبھی کبھار مہمان دوست وغیرہ آتے تھے۔ وہی ان کو چائے وغیرہ بنا کر دیتا تھا۔

میں دراصل دلی طور پر اپنے گھر آئے مہمانوں کو زیادہ پسند نہیں کرتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں طبعتاً کیونکہ پڑھاکو، تنہائی پسند تھا۔ جو مہمان بعض دفعہ لیچڑ ہو کر مجھے اپنی الٹی سیدھی بے مقصد باتوں میں لگا کر میرا قیمتی وقت ضائع کیا کرتا تھا۔ میں نے کاسو بابا کو یہ بات سمجھائی ہوئی تھی کہ جب میں نے کسی لیچڑ مہمان سے چھٹکارا حاصل کرنا ہوتا تو میں اسے اشارۃً کہتا کہ:

"کاسو بابا ایک کڑک چائے کا کپ اور بناؤ"۔

"سر! آپ کا فلاں آفیسر کا فون آیا تھا۔ وہ آپ کو بلا رہے ہیں"۔ اور میں مصنوعی طور پر اس محفل سے اٹھ جاتا تھا۔

جون 1910ء کو برصغیر کے بڑے بڑے شہروں میں فرقہ وارانہ فسادات پھوٹ پڑے تھے۔ حکومت نے ہم برٹش لوگوں کو سختی سے تاکید کی تھی کہ ہم لوگ اپنے دفتروں میں نہ جائیں اور اپنے گھروں میں بیٹھے رہیں۔ یہ آرڈر ایک ہفتے کے لیے تھا۔

میں نے کاسو بابا کو کہا۔

"تم بازار سے بہت سی انگلش لٹریچر کی بکس لے آؤ"۔

اس نے مجھے کہا۔

"اس وقت بازار جانا بہت مشکل ہے کیونکہ مدراس کے گلی کوچوں میں ہندو، سکھ آپس میں مورچہ بند ہو کر آپس میں لڑ رہے ہیں"۔ اس نے بازار جانے سے انکار کر دیا۔ اور بولا۔

"سر! وہ سامنے والے بنگلے میں ایک گورا صاحب مسٹر بیرٹ آئے ہیں سنا ہے ان کی اپنی بہت بڑی کتابوں کی لائبریری ہے۔ آپ کہیں تو میں ان سے آپ کی مطلوبہ کتب لے آؤں؟"

میں نے اسے کہا۔ "ہاں پوچھ لو۔ شاید وہ دیں یا نہ دیں"۔

کاسو بابا تھوڑی دیر بعد میرے پاس چند بہت اچھی میرے پڑھنے کے لائق کتب لے آیا۔ وہ کتابیں انتہائی پرانی اور اچھے رائٹرز کی لکھی ہوئی تھیں۔ لیکن ان کو اتنے قرینے سے سنبھال کر سنبھالنے والے نے رکھا ہوا تھا۔ کہ میرا دل خوش ہو گیا۔

شام کو کاسو بابا نے مجھے کہا۔

"سر! وہ سامنے والے مسٹر بیرٹ صاحب آئے ہیں"۔

"اوہو...... اچھا......" ان کی آمد سے میں دلی طور پر خوش نہ تھا۔ لیکن میں نے بے دلی سے کاسو بابا کو کہا۔

"میں تمہیں انہیں بھگانے یا ٹالنے کا اشارہ کروں تو تم مجھ سے وہی بات کرنا جو کہ میں تم سے کرتا ہوں"۔ میں بیٹھک میں گیا تو مسٹر بیرٹ وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ایک بوڑھا اور شکل سے ہی خشک طبع لگ رہا تھا۔

"سوری...... میں نے آپ کی کسی لازمی مصروفیات میں مداخلت تو نہیں کی؟"

"جی نہیں۔ مداخلت کیسی...... آج کل تو ویسے بھی فسادات کی وجہ سے ہم لوگوں کو ذرا گھروں میں بیٹھنے کا موقع مل گیا ہے"۔

"اچھا تو آپ فارغ ہیں۔ اسی بہانے میں بھی دو چار گھنٹے آپ سے گپ شپ لگا لوں گا"۔ دو چار گھنٹے میں نے دل میں سوچا۔ میں نے مصنوعی خوش اخلاقی سے اسے مسکرا کر کہا۔

"جی ہاں...... ہاں کیوں نہیں...... میں بھی تقریباً فارغ ہوں"۔ بیرٹ نے ابتدائی طور پر مجھے بتایا کہ۔

www.urdupalace.com

"وہ حکومت کی جانب سے مدراس شہر میں اس کی پرانی تاریخی عمارتوں اور اس کے اردگرد کی جگہوں کا بغور جائزہ لے کر اس کے بارے میں یہ رپورٹ بنانے آیا ہے۔ کہ ان تاریخی عمارتوں اور ان کے گرد جو خالی جگہوں کو کسی طرح عام عوام کے لیے تفریح گاہ بنانے آیا ہے۔ کہ ان تاریخی عمارتوں اور ان کر گرد جو خالی جگہوں کو کس طرح عام عوام کے لیے تفریح گاہ بنائی جاسکتی ہیں"۔

میں نے اس سے پوچھا۔"اس سے حکومت کو کیا فائدہ ہوگا؟"

بیرٹ نے کہا۔"اسے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ نے یہ بات خفیہ طور پر بتائی ہے کہ مدراس کی ویران خالی تاریخی عمارتوں کو تفریح گاہ بنانے سے حکومت کو کئی مقاصد حاصل ہوں گے۔ برسوں پرانی تاریخی عمارتوں کی (RENUVATION) ہو جائے گی۔ کھنڈرات کے اندر جو نشئی وارداتی قسم کے لوگ بیٹھتے ہیں ان سے چھٹکارا مل جائے گا۔ حکومت کو ان عمارتوں، پارکوں پر لگائے گئے ٹیکسوں، ٹکٹوں کاروباری لوگوں سے وصول ٹیکسوں کی مد میں تقریباً سالانہ 30 لاکھ روپیہ مل جائے گا"۔ نیز مسٹر بیرٹ مجھ سے ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا جن سے مجھے دور دور تک کوئی لگاؤ نہ تھا۔ میں نے اسے دوران گفتگو کہا کہ۔

"سر! کاسو بابا جو پرانی کتب آپ کے گھر سے لایا ہے اسے آپ نے بڑے قرینے سے سنبھال کر رکھا ہے"۔ بیرٹ نے اس کا جواب نحیف سا مسکرا کر دیتے ہوئے یہ کہا۔

"مجھے تو اصل میں کتب بینی کا اتنا وقت ہی نہیں ملتا...... ہاں کبھی کبھار کوئی اچھی کتاب مل جاتی ہے تو پڑھ لیتا ہوں۔ وہ دراصل میری بیٹی جو کہ اپر ہسٹری (UPPER HISTORY) P.H.D کے برابر ڈگری کر رہی ہے۔ یہ اس کی لائبریری کی کتابیں ہیں۔ وہی دور دراز کے کتب فروش، کباڑیوں کی دکانوں اور ادھر ادھر سے اچھی کتابیں خرید کر لاتی ہے۔ وہ فارغ وقت میں ان کی نوک پلک ٹھیک کرتی رہتی ہے"۔ مسٹر بیرٹ کافی دیر میرے پاس بیٹھا میرا دماغ چاٹتا رہا۔ بالآخر مجھے اسے بھگانے کا وہی طریقہ استعمال کرنا پڑا۔ یعنی کوسو بابا کو کہا۔

"کاسو بابا! ذرا ایک کڑک چائے بنا کر تو لاؤ"۔

دو روز بعد کاسو بابا مجھ سے بیرٹ سے لائی گئی کچھ پرانی کتب واپس کر آیا تھا۔ اس کی جگہ دوسری کتب لے آیا۔

ان میں سے میں نے ایک کتاب کھولی تو اس کے اندر ایک برٹش یونیورسٹی کی لائبریری کا کارڈ اور اس کارڈ میں ایک انتہائی خوبصورت لڑکی کی تصویر لگی ہوئی تھی۔ اس کارڈ کے نیچے لکھا تھا...... مس ٹائیڈل۔

مسز ٹائیڈل بیرٹ کی تصویر ایک تیر کی مانند میرے دل میں اتر گئی تھی۔ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں گھڑی کی چوتھائی میں اس سے ملوں...... میں بیرٹ کے گھر اس کارڈ کو لے کر گیا۔ بیرٹ نے مجھے اپنی بیٹھک میں بیٹھا کر مجھ سے اپنے روایتی انداز میں خشک بے معنی باتیں کیں۔ میں دلی طور پر چاہتا تھا کہ میں کسی طریقے سے اس کی بیٹی ٹائیڈل سے ملوں...... بیرٹ میرا اپنے مخصوص خشک موضوعات سے دماغ چاٹتا رہا۔ میں اسے بے دلی سے مسکرا کر YESNO کہتا رہا۔

میں نے بیرٹ سے پوچھا۔

"آپ کی فیملی میں اور کون کون ہے؟" اس نے جواباً کہا کہ۔

"میری بیٹی، میری بیوی اور میرا بیٹا گیٹس"۔

"سر! آپ سب اتوار کو میرے گھر ڈنر پر آئیں"۔

"نہیں تم اکیلے ہو تم کو ایسا کرنے میں پریشانی ہوگی۔ آپ ایسا کریں کہ آپ آئندہ اتوار کو میرے گھر ڈنر کریں"۔

میں نے بغیر کسی تردد کے اس دعوت کو قبول کر لیا۔

اس دن میں ٹائیڈل کا دیدار نہ کر پایا تھا۔ اتوار کے روز ڈنر میں اپنے تئیں بہت اچھی طرح خوب بن سنور کے مسٹر بیرٹ کے بنگلے میں گیا تھا۔ ڈنر کی میز پر مسٹر بیرٹ نے پہلے میرا تعارف اپنی فیملی سے کروایا۔ اس کے بیٹے گیٹس کے ساتھ بیٹھی اس کی بیٹی بڑی سنجیدگی سے ڈنر میں مصروف عمل تھی۔ سچ ہے وہ مجھے زیادہ اہمیت نہیں دے رہی تھی۔ نہ اس کی جانب سے کوئی ایسا موضوع آ رہا تھا اور نہ ہی میری وہاں کوئی ہمت پڑ رہی تھی کہ میں اس سے کسی موضوع کو چھیڑ کر

www.urdupalace.com

اس سے باتوں کا سلسلہ شروع کرسکوں۔

"لگتا ہے اب تو شہر کے فسادی حالات بہتر ہو گئے ہیں۔سنا ہے حکومت نے ہم برٹش لوگوں کو کہا ہے کہ وہ اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر FRIDAY سے آجائیں"۔

"YES" میں نے ٹائیڈل کی جانب سے اپنا ذہن جھٹکتے ہوئے کہا۔

ٹائیڈل ایک مناسب چہرے والی لڑکی تھی وہ میرے دل کو بھا گئی تھی۔بیرٹ کے سوا اس کی تمام فیملی خاموش طبع تھی۔ڈنر سے واپسی پر میں ٹائیڈل کے بارے میں سوچتا رہا۔اس کے ساتھ ساتھ مجھے اس حقیقت کا بھی بخوبی ادراک تھا کہ مسٹر بیرٹ اور اس کی فیملی نے میری عزت تو کی تھی لیکن وہ مجھ سے زیادہ کھلی ملی نہ تھی۔

شہر میں امنڈنے والے فسادات پر حکومت نے قابو پالیا تھا۔ہم برٹش لوگ پھر سے اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر جانے لگے تھے۔ادھر بیرٹ بھی میرے بنگلے میں کم آتا تھا۔جبکہ میری دلی خواہش تھی کہ میں کسی نہ کسی بہانے اس سے مل کر ٹائیڈل کو دیکھ پاؤں......اسی دوران میں نے کئی بار کاسوبابا کے ذریعے ان کے بنگلے سے اپنے پڑھنے کے لیے کتب منگوائیں۔جن کو میں نے پڑھے بغیر ہی واپس بھیج دیا تھا۔

ایک بار مجھے پتہ چلا کہ مسٹر بیرٹ دو ہفتے کے لیے محکمانہ کورس کے لیے سہارنپور گیا ہوا ہے۔میں ایک ان ہمت کر کے اس کے بنگلے میں کچھ بکس لینے گیا۔وہاں خوش قسمتی سے اس کی بیوی سے میرا سامنا ہوا۔جس کے پیچھے ٹائیڈل کھڑی تھی۔میں نے ٹائیڈل کو کہا۔

"مہربانی کر کے مجھے فلاں بکس دے دیں"۔

مسز بیرٹ نے مجھے کہا۔

"آپ بیٹھ جائیں"۔وہ مجھے اپنی بیٹھک میں بیٹھا کر چلی گئی۔جبکہ تھوڑے توقف کے بعد ٹائیڈل اپنے ہاتھ سے میری مطلوبہ بکس لے آئی۔میں نے اسے کہا۔

"SORRY" میں نے آپ کو تکلیف دی"۔اس نے خود ہی کہا۔

"نو پرابلم۔آپ کو اگر اس بکس میں دلچسپی ہے"۔

اسے کیا پتہ تھا کہ مجھے تو اس میں دلچسپی ہے۔

"تو میرے پاس اس سے بھی اچھی موضوع پر کتب موجود ہیں۔آپ لینا چاہیں گے؟"

"ہاں......کیوں نہیں"۔

اس نے اپنے لبوں سے وہ لفظ بول دیا تھا جو کہ میں دل سے چاہتا تھا۔

"تو کیا میں آپ کے پاس اپنی پسندیدہ مطلوبہ کتب لینے آجایا کروں؟"

"ہاں کیوں نہیں"۔

پھر میں تقریباً روزانہ حیلے بہانے سے اس سے ملنے جانے لگا۔

اسی دوران بیرٹ بھی اپنا محکمانہ کورس کر کے واپس آ گیا تھا۔اس نے جب دیکھا کہ میں اس کی غیر موجودگی میں ٹائیڈل سے کتابیں لینے آتا رہا ہوں تو اس نے اس کا مائنڈ نہ کیا۔

میں نے اپنے مقصد کے حصول کو مزید بہت آسان بنانے کے لیے گیٹس کو بھی اپنی جانب مائل کرنا شروع کر دیا تھا۔ٹائیڈل بھی مجھ سے ہلکے پھلکے انداز میں بے باکی، دوستانہ انداز میں گپ شپ مارنے لگی تھی۔

ایک دن باتوں ہی باتوں میں نے اس سے اپنے دل کی بات کہہ دی۔ٹائیڈل نے مجھے کہا۔

"فائز! تم سے مجھے شادی کرنے میں کوئی عار نہیں ہے اور امید ہے کہ میرے ڈیڈی، ممی کو بھی نہیں ہوگا۔لیکن میں یہ شادی اپنی اسٹڈی ختم کرنے کے بعد کروں گی"۔

"کب تک تمہاری اسٹڈی ختم ہوگی؟" میں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا۔

"یہی کوئی 2 سے 3 سال میں اگر تم انتظار کرلو"۔

میرے لبوں سے تفکرانہ انداز والی سیٹی نکلی۔"یہ تو بہت بڑا عرصہ ہے"۔

"دیکھو! میں شادی کے جھنجھٹ میں پڑ کر اپنی PHD اسٹڈی کو عین موڑ پر ادھورا نہیں چھوڑ سکتی"۔

"اچھا اس کا میں ایک بہت خوبصورت حل نکالتا ہوں۔اس سے نہ تو تمہاری جاری تعلیم میں کوئی حرج آئے گا اور ہماری شادی بھی ہو جائے گی"۔

www.urdupalace.com

”دیکھو! ہم شادی کرنے کے بعد ایک دوسرے سے صرف اتوار والے دن رجوع کیا کریں گے بقیہ 6 روز تم بے شک جہاں مرضی چاہوں اسٹڈی کرو“۔

”جاؤ اچھا میں تمہاری اس خواہش، تجویز کا ذکر اپنے ڈیڈی سے کروں گی“۔

شام کو مسٹر بیرٹ اور اس کی وائف نے مجھے بنگلے میں خصوصی طور پر ڈنر پر بلایا۔ وہاں ٹائیڈل بھی موجود تھی۔ بیرٹ نے مجھ سے پوچھا۔

”تم واقعی ٹائیڈل سے شادی کے معاملے میں سنجیدہ ہو؟“ میں نے کہا۔

”جی ہاں“۔ مسٹر بیرٹ نے مجھے کہا۔

”اگر تم ہماری بیٹی سے واقعی شادی کے معاملے میں سنجیدہ ہو تو اس کے لیے ایک شرط یہ ہے کہ جب تک اس کی تعلیم مکمل نہیں ہو جاتی وہ تم سے صرف اتوار کے دن رجوع کیا کرے گی اور باقی 6 روز وہ اپنی اسٹڈی جاری رکھے گی“۔

میں ٹائیڈل کو حاصل کرنے کے لیے جنون محبت میں اس مضحکہ خیز شرط پر اس سے شادی کرنے پر راضی ہو گیا۔

ٹائیڈل سے میری شادی ہو گئی وہ ایک محبت کرنے والی بیوی ضرور ثابت ہوئی لیکن اس کے ذہن میں پڑھائی کا اتنا جنون سوار تھا کہ وہ اپنا زیادہ تر وقت اپنے ساتھ لائی لاتعداد کتب کے ساتھ گزارتی تھی۔ میں چاہتا تھا کہ میری نئی دلہن میرے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارے۔ لیکن میں اسے اس کی پڑھائی سے اس لیے ڈسٹرب نہ کرتا تھا کہ وہ میری جانب سے متنفر نہ ہو جائے۔ میں نے اس سے شادی سے پہلے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ صرف اتوار کو میرے پاس آئے گی۔ اس نے میرے بنگلے کے اوپری کمرے میں خصوصی طور پر اپنا اسٹڈی روم بنایا ہوا تھا۔ وہ وہاں تادیر پڑھتی رہتی تھی۔ وہ شاذ و نادر ہی چند لمحوں کے لیے میرے پاس نیچے آتی تھی۔ میں اس سے کہتا تھا کہ۔

”میں اپنی شادی کو بڑا مضحکہ خیز اور باعث اذیت تصور سمجھتا ہوں“۔ ٹائیڈل مجھے کہتی۔

”میں نے آپ کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ میں آپ سے اس شرط پر شادی کروں گی کہ میں نے پہلے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے لیے پڑھنا ہے اور آپ میری اسٹڈی میں مداخلت نہیں کریں گے۔ آپ فکر نہ کریں میں اپنے امتحان دینے کے بعد ہمیشہ کے لیے آپ کے پاس رہوں گی“۔ اس نے یہ الفاظ میرے گالوں پر مسکرا کر محبت بھری چٹکی کاٹ کر کہے تھے۔

ایک رات حسب معمول ٹائیڈل بنگلے کے اوپری کمرے میں اسٹڈی کر رہی تھی۔ میں اس کی جانب سے صبر کیے اپنے بیڈ پر سونے کی تیاری کر رہا تھا کہ اچانک کاسو بابا بڑے سہمے ہوئے انداز میں میرے پاس آ کھڑا ہوا۔ وہ اس سے پہلے کبھی اس انداز میں میرے سامنے ڈرا، سہا ہوا نہیں کھڑا ہوا تھا۔ میں نے اس سے تجسس کے عالم میں پوچھا کہ۔

”کاسو بابا! خیریت تو ہے؟ آپ ایسے کیوں کھڑے ہیں“۔ وہ میرے اس بات پر رونے لگا۔ میں سمجھا کہ اس کا کوئی قریبی عزیز فوت ہو گیا ہے۔ میں نے اس سے کہا۔

”کاسو بابا! خیر تو ہے مجھے بھی تو کچھ بتائیں؟“ وہ بسورتی، سہمی حالت میں اپنا سر پکڑ کر زمین پر بیٹھ گیا۔ میں نے اسے کہا۔

”آپ! کرسی پر آرام سے بیٹھیں“۔ میں نے اس کے ہاتھوں میں پانی کا گلاس دے کر پوچھا۔

”اپنے اعصاب قابو میں رکھ کر مجھے بتاؤ کہ تمہاری ایسی کیفیت کیوں ہو رہی ہے؟“ اس نے کہا۔

”مسٹر فائز! میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ میں وہ بات کیسے بتاؤں......؟ جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی اور کانوں سے سنی ہے“۔ میں نے اس سے ششدر ہو کر پوچھا۔

”کون سی بات......؟“

اس نے کہا۔ ”سر! میں جو بات آپ کو بتانے والا ہوں آپ نہ جانے کیسے میری اس بات کا یقین کریں گے......“ وہ ایک لمحے کے لیے رک گیا۔

”ہاں میرا تم سے وعدہ ہے کہ میں تمہارے لبوں سے نکلی ہوئی باتوں پر یقین کروں گا۔ کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ تم جھوٹ نہیں بولتے“۔ کاسو بابا لپک کر میرے قریب آیا۔

www.urdupalace.com

اس نے مجھے یہ بڑی عجیب اور میرے پاؤں سے زمین نکالنے والی بات بتائی کہ۔

"مسٹر فائز! میں نے آج اوپری منزل کے کمرے کی سیڑھیوں کے عین وسط میں ایک خوبصورت نوجوان لڑکے کو ٹائیڈل کے ساتھ دیکھا ہے"۔

"کاسو بابا! تم پاگل تو نہیں ہو گئے ہو...... تم یہ کیا دیوانوں والی اور کس قسم کی گھٹیا بات کر رہے ہو؟" میں نے نیم طیش میں آ کر اسے کہا۔

"معاف کرنا مسٹر فائز! آپ نے ابھی تھوڑی دیر پہلے میری جو تعریف کی تھی وہ کیا جھوٹ تھی؟ آپ کیا یہ تصور کر سکتے ہیں کہ میں اس عمر میں آپ کے سامنے ادنیٰ ملازم ہوتے ہوئے جھوٹ بول سکتا ہوں"۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ ٹائیڈل اور بقول وہ تمھارے وہ خوبصورت لڑکا اکٹھے کس حالت میں تھے؟"

"جی میری نظروں نے دیکھا کہ وہ دونوں بڑے محبت بھرے انداز میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے"۔

"کاسو بابا! تم اب جاؤ"۔ میں نے اس وقت کاسو بابا کی جانب سے کی گئی بات کو اس کا دماغی خلل کا اختراع محسوس کیا تھا۔ ٹائیڈل اوپری کمرے میں بنائی ہوئی اپنی مخصوص لائبریری میں رات گئے ہوتی تھی اور میں جب اپنے آفس جانے کی تیاری کرتا تھا تو وہ اس وقت سو کر اٹھتی تھی۔ اس سے میری زیادہ کوئی خاص بات نہیں ہو پاتی تھی۔ جبکہ صرف اتوار کے روز جب وہ میرے بیڈ پر آتی تھی تو میں محسوس کرتا تھا کہ اس کے اندر میرے لیے واقعی محبت موجود ہے۔ اس کا اظہار مجھے اس کی جانب سے اس کے رومانس بھرے انداز سے ہوتا تھا۔ مجھے اس کی محبت پر بڑا مان تھا، اعتماد تھا۔

ایک درمیانی رات میں رفع حاجت کے لیے اٹھا مجھے خیال آیا کہ میرے کمرے کا تو گٹر خراب ہے۔ میں کیوں نہ فراغت کے لیے اوپری کمرے کا بیت الخلاء استعمال کر لوں۔ میں نیند میں آہستہ آہستہ ننگے پاؤں جب اوپری منزل کی جانب جاتی سیڑھیوں کی جانب بڑھنے لگا تو آخری سیڑھی پر میری ناک کے نتھنوں کو بڑی دلفریب خوشبو محسوس ہوئی۔ میں ارادتاً رک گیا۔ میں نے زور زور سے وہاں رک کر چند گہرے سانس لیے۔ "یہ خوشبو کیسی ہے؟" میرے دل نے میرے دماغ سے سوال کیا۔ تھوڑی دیر بعد میں جب اس کمرے کے بند دروازے کے اور قریب گیا تو وہاں میں نے ایک جھری سے کمرے کے اندر جھانکا۔ تو وہاں مجھے واقعی ایسا محسوس ہوا جیسے کہ ٹائیڈل بکس شیلف کے پاس کھڑی کسی سے باتیں کر رہی ہو...... اس کی پوزیشن یہ تھی کہ مجھے صرف ٹائیڈل نظر آ رہی تھی۔ جبکہ وہ جس سے باتیں کر رہی تھی وہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ مجھے حاجت کا اتنا پریشر پڑ رہا تھا کہ میں مجبوراً بند کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا تو میں نے دیکھا کہ ٹائیڈل اپنے ہاتھوں میں کتاب اٹھائے ہوئے تھی۔

"فائیز! خیریت تو ہے تم یہاں کیسے؟"

"وہ میں نے اوپری منزل والا باتھ استعمال کرنا تھا"۔

باتھ سے فراغت کے بعد میں نے ٹائیڈل کے چہرے پر بغور گھور کر دیکھا۔ وہ مجھے مسکرا کر دیکھ کر بولی۔

"میں نیچے آتی ہوں"۔ وہ جب میرے قریب آئی تو میں نے اس سے پوچھا کہ۔

"تم مجھ سے کتنی محبت کرتی ہو؟"

اس نے کہا۔ "بہت...... اس میں کوئی شک ہے"۔

میں نے اس سے پھر پوچھا کہ۔

"کیا میرے علاوہ بھی تمھاری زندگی میں کوئی اور ہے؟" ٹائیڈل نے کہا کہ۔

"فائیز! لگتا ہے آج کل تمھارا دماغ چل رہا۔ کیا بات ہے؟ تم اس قسم کی بے ربط، دل جلانے والی باتیں کیوں کر رہے ہو؟" اس نے اپنے چہرے پر ناراضگی کے اثرات طاری کر لیے۔

پھر میں نے کہا۔ "میں نے تمہاری زندگی میں کسی دوسرے شخص کی علامات پائی ہیں"۔ پھر میں نے اس سے کاسو بابا اور اپنی آنکھوں سے دیکھی، سنی بات کا اس سے ذکر کیا تو یکدم اس کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا۔ میں نے محسوس کیا کہ اس کو قدرے سکتہ سا ہو گیا ہے۔

www.urdupalace.com

"جو حقیقت ہے اسے تم مجھے بے دھڑک بتاؤ......؟
مجھے، حقیقت سننے کا بخوبی حوصلہ ہے"۔ٹائیڈل میرے سینے سے لگ کر بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر زار و قطار رونے کے ساتھ ساتھ دیوانہ وار مجھے چومتی جا رہی تھی۔

"فائز! تم اپنے دل میں میری جانب سے بدگمانی پیدا نہ کرو۔ مجھے یسوع کی قسم مجھے تم سے شدید محبت ہے۔ لیکن......"

"ہاں، ہاں بولو لیکن......؟" میں نے بڑے اطمینان سے اسے کہا۔ٹائیڈل نے مجھے کہا۔

"تم اور میں ڈنر کے بعد میٹرس روڈ پر چہل قدمی کرنے جائیں گے۔وہاں میں تمہیں اپنی زندگی سے لپٹا ہوا ایک ایسا عجیب اور دل و ذہن کو یقین نہ آنے والا راز سناؤں گی جسے سن کر تم بھی پریشان ہو جاؤ گے"۔

"ابھی کیوں نہیں؟" میں نے اس سے تجسس سے پوچھا۔

"تھوڑا صبر کر لو۔ میری پراسرار کہانی آرام سے سننے والی ہے"۔

ڈنر کے بعد میں اور ٹائیڈل میٹرس بازار میں چہل قدمی کرنے گئے۔وہاں اسے میں ایک چائے کے ہوٹل میں لے گیا۔اس ہوٹل میں ٹائیڈل نے کہا......

"فائز! اب میں جو تم کو اپنی زندگی کا عجیب راز بتا رہی ہوں تم اسے غور سے سننا اور پھر تم ٹھنڈے ذہن سے فیصلہ کرنا میرا اس شخص سے عشق میں کتنا عمل دخل ہے اور تم مجھے جو سزا دو گے مجھے منظور ہے"۔

ٹائیڈل نے مجھے ہوٹل میں بڑی عجیب کہانی سنائی۔

اب ٹائیڈل کی زبانی سنیے......

تم سے شادی سے تقریباً ایک سال پہلے میرے خوابوں میں ایک بہت خوبصورت شخص کی ادھوری شبیہہ بنا کرتی تھی۔ میں شبیہہ کو دیکھ کر گہری نیند سے چونک کر اٹھ جایا کرتی تھی۔ عالم خواب میں رفتہ رفتہ یہ شبیہہ ایک خوبصورت انسان کی صورت اختیار کر جاتی تھی۔ یہ خواب میں آنے والا شخص مجھے خواب میں کہتا تھا کہ۔

"ٹائیڈل میں تم پر عاشق ہوں۔ میں تمہیں اپنی دلہن بنا کر اپنی دنیا میں لے کر جاؤں گا"۔ میں نے ایک بار اس کا ذکر اپنے پروفیسر سے کیا تھا کہ۔

"مجھے خواب میں ایک شخص آ کر اس قسم کی بات کرتا ہے"۔ میری بات سن کر پروفیسر نے مجھے بتایا۔

"فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ اسے تم صرف ایک خواب کی طرح لو"۔ میں پھر سے فکر مند ہو گئی۔ چند روز تک وہی شخص میرے خوابوں میں آیا۔اس نے مجھے کہا کہ۔

"ٹائیڈل! میں نے تمہیں ہر صورت میں حاصل کرنا ہے"۔ میں نیند میں یہی سمجھ پاتی تھی کہ میں گہری نیند میں سو رہی ہوں۔ اسی دوران میرا دماغ کہتا تھا کہ "ٹائیڈل! فوری طور پر جاگنے کی کوشش کرو"۔ میں اپنے تئیں جاگنے کی بھرپور کوشش کرتی...... لیکن وہ پراسرار شخص میری نیند کو اتنا گہرا کر دیتا کہ میں اپنی ہزار ہا کوشش کرنے کے باوجود جاگ نہ پاتی تھی۔ وہ مجھے اپنے سحر میں جکڑ لیتا تھا۔ میں بمشکل جاگتی تھی۔ میں نے ایک روز اپنے فادر سے اس بات کا ذکر کیا تھا۔انہوں نے مجھے ایک کرسچن ماہر خواب کی تعبیر بتانے والے کو دکھلایا۔اس شخص نے میرے فادر کو کہا کہ۔

"جس قسم کی یہ لڑکی بات بتا رہی ہے مجھے لگتا ہے کہ کوئی ماورائی مخلوق سے بڑا معاملہ ہے۔لہٰذا اسے مشہور عامل، روحوں اور جنات کو سمجھنے والے شخص تھل لال سے ملواؤ"۔

لہٰذا میرے فادر مجھے تھل لال کے ڈیرے پر لے گئے۔اس نے مجھے اپنے سامنے بٹھا کر مجھ سے تفصیلاً کچھ باتیں پوچھیں۔تھوڑی دیر بعد اس نے میرے فادر کو کہا کہ۔

"وہ کل آپ کو اس لڑکی کے خواب میں نظر آنے والے خوبصورت لڑکے کے بارے میں بتائے گا"۔ نیز اس نے میرے فادر ہیرٹ کو تاکید کی کہ "وہ اس لڑکی کو روزانہ اس کے ڈیرے پر لائے"۔

دوسرے روز میرے فادر مجھے جب اس کے ڈیرے پر لے کر گئے۔تو وہاں تھل لال نے ہمیں بتایا کہ دراصل ٹائیڈل نے جب کبھی رات کے وقت تیز خوشبو لگائی ہو گی تو یقیناً اس پر گنیش نامی جن عاشق ہو گیا ہو گا"۔

"یہ گنیش نامی جن کون ہے؟" میرے فادر نے پر تجسس انداز میں پوچھا تو۔اس نے کہا۔

www.urdupalace.com

"سچ بتاؤں یہ گنیش نامی جن عاشق مزاج خوشبوؤں اور لڑکیوں کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اور یہ اپنی جناتی دنیا کا آوارہ باسی ہوتا ہے۔ یہ کسی بھی تیز خوشبو لگی خوبصورت لڑکی کو اپنی نظر میں رکھ کر اس کا کبھی پیچھا نہیں چھوڑتا"۔

"تو تمہارا کیا فائدہ...... یہ تم کیسے ماہر عملیات ہو......؟ تم میری بیٹی سے اس کی چاہت ختم کرنے کی کوشش کرو۔ میں تمہیں اس کا منہ مانگا معاوضہ دوں گا"۔ تھل لال نے فادر پر چڑھائی کرتے ہوئے کہا۔

"آپ اگر سونے کا پہاڑ بھی مجھے دے دیں۔ صاف بات ہے کہ گنیش جن کو قابو کرنے کی صلاحیت میں نہیں رکھتا۔ ہاں لیکن میں تم سے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ میں تم سے معقول معاوضہ لے کر اسے کچھ عرصہ کے لیے اپنے عمل سے تمہاری بیٹی سے دور رکھنے کی کوشش کروں گا"۔ اس کے بعد میرے فادر نے مزید ماہر عملیات سے رابطہ کیا۔ انہوں نے بھی یہی مشورہ دیا کہ۔

"اس کا توڑ جو کرے گا تو وہ تھل لال ہی کر سکتا ہے"۔ تھل لال مجھے تقریباً روزانہ اپنے ڈیرے پر بلانے لگا۔ وہ مجھے اپنے سامنے بیٹھا کر میرے ماتھے پر کچھ پڑھتا رہتا تھا۔ میں اس سے پوچھا کرتی تھی۔

"تم میرے ماتھے پر کیا پڑھتے ہو؟" اس نے مجھے کہا۔

"میں تمہارے ماتھے پر تالا لگاتا ہوں"۔

"کیسا تالا......؟" میں نے اس سے حیرانگی سے پوچھا۔ تو اس نے مجھے کہا۔

"اس سوال کا جواب تمہیں رات کو ملے گا"۔

رات کو میں سوئی تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ گنیش کی ادھوری شبیہ میرے سامنے مکمل تصویر ابھر کر آنا چاہتی تھی لیکن لگتا تھا اس ادھوری شفاف شبیہ کو مکمل ہونے سے اسے کوئی پراسرار طاقت روکتی تھی۔ جس دن میں تھل لال کے پاس جانے میں کسل مندی کرتی تو گنیش جن ایک خوبصورت انسان کی شکل میں آ کر مجھے خواب میں میرے حسن کی تعریف کرتا رہتا تھا۔ وہ مجھ سے کہتا کہ۔

"تم مجھے اپنے خوابوں میں آنے سے روکنے کے لیے مجھ پر عملیات کا تالا نہ لگواؤ۔ اگر تم نے مزید ایسا کیا تو میں طیش میں آ کر وہ کروں گا جو میں کر سکتا ہوں"۔ وہ دھمکی دے کر میرے خواب سے غائب ہو گیا۔

ایک دن تھل لال نے مجھے اور میرے فادر کو اپنے ڈیرے پر بلایا۔ اس نے ہمیں کہا۔

"میں کب تک گنیش جن کو تمہارے خوابوں میں نہ آنے کے لیے اپنے عملیات کا استعمال کروں۔ دراصل میں اب تمہارا یہ کام کرنے سے مجبور ہوں"۔ میرے فادر نے پوچھا۔

"کیوں؟" تھل لال کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں منڈلانے لگی تھیں۔ اس نے کہا۔

"ہیرٹ صاحب! مجھے اپنی جان پیاری ہے، مجھے میرے قابو جن نے دھمکی دی ہے کہ گنیش کہتا ہے کہ تھل لال تو اپنی اوقات میں رہ...... ایسا نہ ہو کہ میں تیری جان لے لوں"۔

"میں سچ بتاؤں۔ تمہیں میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ضدی گنیش جن ایک دن نائیدل کو کسی نہ کسی روپ میں حاصل کر لے گا"۔ اس کی بات سن کر فادر اور میں انتہائی پریشان ہو گئے تھے۔

ایک دن ایسا بھی آ گیا تھا کہ میری آنکھوں میں نیند کا شدید غلبہ طاری ہونے کے باوجود میں رات کو سونے سے کتراتی تھی۔ میں رات بھر تیز پتی والی کڑک چائے پیتی رہتی تھی۔ میری صحت دن بدن خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی تھی۔ میری فیملی نے باہمی طور پر یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس معاملے کی خبر بنگلے سے باہر نہیں نکلنی چاہیے۔ کیونکہ اس سے جگ ہنسائی ہو گی۔

ایک دن ہماری فیملی سیر و تفریح کے لیے ایک پر فضاء پہاڑی علاقے میں گئی تھی۔ فادر نے اس پہاڑی مقام کے ایک بڑے ہوٹل کا ایک VIP کمرہ عارضی رہائش کے لیے لیا۔ وہ کمرہ اتنا بڑا تھا کہ اس میں ہماری ساری فیملی سما سکتی تھی۔ میرے فادر اور ممی مجھے کمرے میں تنہا چھوڑ کر کسی کام سے باہر چلے گئے۔ میں نے اپنے کمرے کی بالکونی سے باہر کی جانب موسم کے نظارے کو دیکھنے کے لیے جھانکنا

www.urdupalace.com

شروع کر دیا تھا۔ میں ابھی بالکونی سے ہوٹل کی جانب باہر دیکھ رہی تھی کہ کسی شخص نے مجھے پشت سے اچانک پکڑا۔ میں بالکونی سے باہر گرتے گرتے بچی۔ میں نے چونک کر پیچھے دیکھا تو وہاں میری نگاہوں کے سامنے ایک انتہائی خوبصورت بلی آنکھوں والا لڑکا کھڑا تھا۔ میں نے زوردار چیخ ماری۔ اس لڑکے نے مجھے کہا۔

’’ٹائیدل! تمھارے اس زور سے چلانے سے تمھارا مقصد ہرگز پورا نہ ہوگا۔ یہاں تمھاری آواز کی گونج بے اثر ہو گئی ہے۔ تم مجھ سے ڈرو نہیں۔ اس سے پہلے کہ تم مجھ سے پوچھو کہ میں کون ہوں......؟ میں تمھیں خود ہی اپنا تعارف کروا دیتا ہوں۔ میں گنیش ہوں‘‘۔

’’گنیش جن......‘‘ میرے منہ سے ہونقوں کی طرح نکلا۔

’’ٹائیدل! تم مجھ سے ڈرو نہیں‘‘۔ خوف سے میں تھر تھر کانپنے لگی۔ گنیش نے نہ جانے کیا اپنے منہ میں پڑھا...... میں لاشعوری طور پر اس کے سامنے شانت ہو کر کمرے میں رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔

’’ٹائیدل! میری چند باتیں غور سے سنو۔ تمھیں یاد ہے کہ تم اپنی سہیلی مس شمٹ کی شادی میں شرکت کے بعد رات کو دیر سے واپس آ رہی تھی اور تم نے اپنے کپڑوں پر تیز خوشبو لگا رکھی تھی۔ میں اتفاق سے ادھر آوارہ گردی کر رہا تھا کہ اچانک تم پر میری نگاہ پڑ گئی تھی۔ اصل میں تم نے اگر اپنے کپڑوں پر تیز خوشبو نہ لگائی ہوتی تو میں تمھاری جانب مائل نہ ہوتا‘‘۔

’’اچھا تو تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟‘‘ میں نے اس سے پوچھا۔ اس نے جواباً کہا کہ۔

’’میں تمھیں اپنی دلہن بنا کر اپنی دنیا میں لے کر جاؤں گا‘‘۔

’’دیکھو! میں انسانی دنیا سے تعلق رکھنے والی مخلوق ہوں۔ تم گاڈ کے واسطے اپنی مخلوق میں اپنی کوئی دلہن تلاش کرو۔ یہ ممکن نہیں ہے‘‘۔

’’یہ سب کچھ ممکن ہوگا...... ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب تم مجھے اپنا دل بھی دو گی‘‘۔

’’تم یہاں سے چلے جاؤ‘‘۔ ساتھ ہی میں چلانے لگی۔ لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ حالانکہ میں نے اپنے حلق سے زور سے آواز نکالنے کی کوشش کی تھی لیکن میری آواز کی گونج مجھے اپنے کانوں تک سنائی نہیں دے رہی تھی۔

’’یوں فضول چلا کر اپنا وقت ضائع نہ کرو ٹائیدل‘‘ اس نے مجھے کہا۔ ’’اچھا پھر آؤں گا‘‘۔ گنیش جن ایک سفید دھویں کی صورت میں تبدیل ہو کر ہوا میں تحلیل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد میرے فادر اور ممی بھی آ گئے۔ انہیں میری پریشان حالت دیکھ کر تشویش ہوئی۔ میرے فادر نے مجھ سے پوچھا۔

’’کیا بات ہے؟‘‘ میں نے انہیں بتایا کہ۔

’’گنیش ایک مجسم صورت اختیار کر کے مجھ سے یہاں ملنے آیا تھا‘‘۔ اس واقعے کے بعد وہ مجھے شہر در شہر مختلف مذاہب کے ماہر عملیات، جنوں اور روحوں کو سمجھنے والے ماہرین کے پاس لے کر گئے۔ ان میں سے اکثریت نے فادر کو کہا کہ۔

’’گنیش جن ایک ضدی، ڈھیٹ قسم کا جن ہے۔ اس سے چھٹکارہ حاصل کرنا بہت مشکل ہے‘‘۔ بالآخر میرے فادر اور ممی نے فیصلہ کیا کہ میری شادی کر دی جائے۔ اسی دوران آپ میری زندگی میں آ گئے۔ گنیش بھی میرے خواب میں بہت کم آتا تھا‘‘۔ ٹائیدل نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے مزید کہا۔

’’میری جب آپ سے شادی ہوئی تو میں نے فیصلہ کیا تھا کہ میں ہر صورت میں اپنی تعلیم کو جاری رکھوں گی۔ مجھے UPPER HISTORY کی ڈگری لینے کا شوق بھی تھا۔ اس لیے میں نے آپ سے اسی شرط پر شادی کروں گی کہ آپ میری ڈگری کے حصول تک آپ مجھ سے زیادہ محبت کے لیے رجوع نہیں کریں گے۔ آپ سے شادی کے بعد میں آپ کے بنگلے کے اوپری کمرے میں اپنی اسٹڈی میں مصروف تھی کہ اچانک ایک بار پھر گنیش جن مجسم بن کر وہاں بھی آ گیا۔ میری پھر وہی کیفیت ہو گئی یعنی اس نے نہ جانے مجھ پر کیا پڑھا...... میں نے چلانا شروع کیا۔ میری آواز میرے حلق میں دب کر رہ گئی تھی۔ اس نے مجھے کہا کہ۔

’’ٹائیدل! اب تو میرے ساتھ میری دنیا میں چلنے

www.urdupalace.com

کی تیاری کرو"۔ میں جھنجھلا کر اس کے منہ پر تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔

"میں ایک شادی شدہ عورت ہوں۔ گاڈ کے واسطے میری زندگی سے نکل جاؤ"۔ گنیش جن نے کہا۔

"ٹائیڈل! میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اب میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میری چاہت کسی اور کی بانہوں میں جھولے"۔

"دیکھو! یہ تم کیا بے وقوفوں والی بات کر رہے ہو۔ تم مجھے جیت کر بھی ہار جاؤ گے۔ میں تم سے نفرت کرتی ہوں۔ میرے دل کا مرکز فائز ہے"۔

گنیش جن نے کہا کہ۔

"تم اس بات کو چھوڑو کہ تم مجھے کبھی بھی اپنے دل میں جگہ نہیں دو گی۔ یہ میرا کام ہے تمہارے دل میں اپنے جادو سے اپنی محبت پیدا کر دوں گا۔ تم اگر مجھ سے روزانہ اوپر اس اسٹڈی روم میں ملنے نہ آئی تو یاد رکھو میں فائز کو موت کا مزا چکھا دوں گا"۔

"تم ایسا نہیں کرو گے"۔ میں نے چلا کر کہا۔

"اچھا تمہیں اگر واقعی اپنا شوہر عزیز ہے تو میں اس کی جان ایک شرط پر نہیں لوں گا"۔

"کس شرط پر؟" اس نے اپنے لبوں پر شیطانی مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا کہ۔

"تم مجھ سے روزانہ لائبریری میں رات 9 بجے ملنے آیا کرو۔ ویسے میں نیچے تمہارے خاوند کے سامنے بھی دھڑلے سے آ سکتا ہوں"۔

"دیکھو! وہ میرے بارے میں کیا سوچیں گے؟"

"سوچنے دو۔ اگر سوچتا ہے۔ میں نے تو ویسے بھی تمہیں اپنی دنیا میں اپنی دلہن بنا کر لے جانا ہے۔ ٹائیڈل! تم فکر نہ کرو میں تمہیں اپنی دنیا میں تمہارے شوہر مسٹر فائز سے زیادہ خوشحال رکھوں گا"۔

"نہیں گنیش! مجھے مزید اور کچھ نہیں چاہیے تم پلیز میری پرسکون، خوشحال زندگی خراب نہ کرو۔ دیکھو میری مسٹر فائز سے شادی کرنے کے بعد زندگی معیاری اور مکمل ہے"۔

"لیکن تمہارے بغیر میں اپنے آپ کو ادھورا محسوس کرتا ہوں۔ تمہیں حاصل کرنا میری ضد ہے"۔

ٹائیڈل نے روتے ہوئے مجھے اپنی زندگی کا یہ عجیب و غریب باب سنایا وہ اپنی جگہ انتہائی پریشان تھی۔

"اچھا تم فکر نہ کرو، پریشان نہ ہو۔ میں کچھ کرتا ہوں"۔ نیز میں نے اسے یہ سمجھایا کہ۔ "تم اپنی اسٹڈی کو چھوڑو اور روٹین کی محبت سے لبریز بیوی بن کر میرے پہلو میں آؤ"۔ میں نے اسے حوصلہ دیا۔ وہ روٹین کے مطابق میرے پہلو میں آ کر مجھ سے محبت کرنے لگی...... اس نے خود مجھے کہا کہ۔

"تمہارے اور میرے درمیان میری تعلیم مکمل ہونے کا یہ معاہدہ غیر اخلاقی بلا جواز تھا کہ تم اور میں حقِ زوجیت کے معاملے میں صرف چھٹی کے روز رجوع کریں گے۔ آج میں بذاتِ خود معاہدہ ختم کرتی ہوں"۔

ایک رات اس نے مجھے اپنی محبت کا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ۔

"میں آخری وقت تک تم سے وفا کروں گی"۔ اس رات میں نے دل کھول کر محبت بھری باتیں کیں تھیں۔ صبح کے وقت میری گہری نیند سے آنکھ لگ گئی۔ میرے خواب میں پہلے عجیب و غریب شبیہہ بننا شروع ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ شبیہہ سے ایک مکمل شکل اختیار کر گئی۔ بالکل اسی طرح جیسا کہ ٹائیڈل نے مجھے بتائی تھی۔ اس شخص نے مجھے بڑے تحمل بھرے لہجے میں کہا۔

"فائز! تم ٹائیڈل کی عارضی محبت ملنے کی وجہ سے زیادہ خوش فہمی میں نہ رہو میں نے ٹائیڈل کا دل و دماغ تبدیل کر دیا ہے۔ تم آنکھیں کھول کر دیکھو ٹائیڈل اب تمہاری نہیں رہی...... میں اس کے دل و دماغ میں بس گیا ہوں"۔ میں نے چونک کر آنکھ کھولی تو میں نے اپنے ساتھ لیٹی ٹائیڈل کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا کہ۔

"ٹائیڈل! اٹھو...... ٹائیڈل اٹھو"۔ وہ گہری نیند میں بڑبڑاتے میں اٹھی اور مجھے دیکھتے ہی اس نے ایک زوردار چیخ مارنے کے بعد مجھے دھکیلتے ہوئے دیوانہ وار انداز میں کہا۔

"تم کون ہو؟ میں کہاں ہوں......؟"

"یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے......؟ ٹائیڈل! میں تمہارا

www.urdupalace.com

شوہر مسٹر فائز ہوں اور تم میری بیوی ہو"۔ اس نے جنونی حالت میں میرا منہ نوچتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں گنیش کی بیوی ہوں"۔ میرا دل اس اندیشے سے زور زور سے دھک دھک کرنے لگا کہ اس خبیث گنیش جن نے اپنا کام کر ڈالا ہے۔

ٹائیڈل اپنے آپ میں نہ تھی۔ میں نے کاسو بابا کو کہا کہ "ہم فوری طور پر ٹائیڈل کو مینٹل ہسپتال لے کر جائیں گے۔ تم کسی طرح اسکی فیملی کو اطلاع کرو"۔ ہم ٹائیڈل کو فوری طور پر ہسپتال لے کر پہنچے۔ وہاں اسے ڈاکٹروں نے شانت کرنے کے لیے کچھ ٹیکے لگائے۔ چند لمحوں کے بعد اس کی فیملی بھی ہسپتال میں آ گئی۔ میں نے مسٹر بیرٹ کو کہا کہ "تم نے میرے ساتھ بہت بڑا دھوکہ کیا ہے۔ کہ تم نے میرے گلے اپنی پاگل لڑکی ڈال دی ہے"۔

بیرٹ نے شرمندہ ہونے کی بجائے کہا۔

"تمہارا اور ہمارا اسٹیٹس ایسا تھا کہ تم میری بیٹی سے شادی کے قابل نہ تھے"۔ اس نے بڑے مغرورانہ انداز میں اپنا سینہ پھولاتے ہوئے کہا کہ۔

"میں ایک رائل فیملی سے تعلق رکھنے والا اعلیٰ آفیسر ہوں اور تم ایک معمولی ایجوکیٹڈ، تم جیسے ہزاروں بھارت میں رلتے پھرتے ہیں"۔

ٹائیڈل کی دیوانگی، پاگل پنا ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ ہسپتال کی جانب سے دی جانے والی نشہ آور دوائیاں اور ٹیکے سب بے اثر ثابت ہو رہے تھے۔ ٹائیڈل مسلسل فلک شگاف چیخ مار کر شور کر رہی تھی کہ۔

"گنیش جن تم کہاں ہو......؟ میں کہاں آ گئی ہوں......؟ یہ فائز بدمعاش کون ہے؟ جو مجھے میرے بستر سے اٹھا لایا ہے......؟ گنیش مجھے تم سے محبت ہے"۔

میں اس کے قریب جاتا تو وہ میرے چہرے پر تھوک کر کہتی تھی۔

"خبردار! تم مجھے ہاتھ نہ لگانا میں گنیش کی دلہن ہوں"۔ مینٹل ہسپتال والوں نے اپنے طور پر اسے شانت کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ان کے قابو میں نہ آئی۔ مسٹر بیرٹ اور اس کی بیوی ہسپتال سے چلے گئے۔ وہاں ڈاکٹروں نے مجھے کہا کہ۔

"سچی بات ہے ٹائیڈل کا کیس ان کی سمجھ سے باہر ہے۔ لہٰذا تم اسے جن وغیرہ کے سلسلے کو سمجھنے والے ماہر عملیات، روحوں کو نکالنے والوں کو دکھلاؤ"۔ میں ٹائیڈل کو نتھل لال کے پاس لے گیا۔ اس نے مجھے کہا کہ۔

"یہ کیس میرے پاس پہلے بھی مسٹر بیرٹ لے کر آیا تھا۔ میں نے اسے یہ مخلصانہ مشورہ دیا تھا کہ گنیش ایک طاقتور جن اور عشق مزاج، ضدی اور نا دیدہ مخلوق ہے۔ لہٰذا وہ اسے ہر صورت میں اپنا لے گا۔ لہٰذا اب تمہارا ادھر ادھر پھرنا بے کار ہے"۔

"کاش! وہ مجسم انسان ہوتا تو میں اس کے بخیے ادھیڑ دیتا"۔ میں نے اپنی ہتھیلیوں کو بھینچ کر کہا۔

میں نتھل لال کے بعد ٹائیڈل کو نہ جانے کہاں کہاں لے کر پھرا، میں نے دربدر کی ٹھوکریں کھائیں۔ لیکن گنیش جن کا نام سن کر بڑے بڑے ماہر عملیات اپنے گھٹنے ٹیک دیتے تھے۔

ادھر ٹائیڈل کے دل و دماغ کو گنیش نے میری جانب سے اتنا تبدیل کر دیا تھا کہ وہ جنونی حالت میں مسلسل چلا چلا کر کہتی تھی کہ۔

"مسٹر فائز! مجھے تم سے نفرت ہے۔ تم کون ہو؟ میرا شوہر گنیش ہے"۔

ایک دن ٹائیڈل مردہ پائی گئی تھی۔ مجھے نتھل لال ماہر عملیات نے بتایا کہ۔

"گنیش جن اس کی روح کو اپنی دلہن بنا کر اپنی دنیا میں لے جا چکا ہے"۔

اس کہانی کا ایک پہلو راوی فائز نے یہ بتایا کہ۔

"مجھے ایک بار اس قسم کا خواب آیا جس میں میں نے دیکھا کہ ٹائیڈل خوبصورت دلہن والے کپڑے پہنے ایک خوبصورت نوجوان گنیش جن کے ساتھ ایک پارک میں بیٹھی اس سے محبت بھری اٹکھیلیاں کر رہی تھی"۔

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com